صلوٰۃ محمدی

تالیف:
مولانا محمد صاحب
جوناگڈھی (مرحوم)

پتہ:
مکتبہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اکیڈمی
۴۴۳۲ - نئی سڑک، دلی ۱۱۰۰۰۶

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

ٹھہر ٹھہر کر ہمیشہ نماز پڑھا کرو اور تم مشرکوں میں سے مت ہونا

صلوٰۃ محمدیؐ

جس میں وضو، تیمم، نماز پنجگانہ، نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز عیدین بیمار اور مسافر کی نماز، تراویح، تہجد، چاند اور سورج گہن کی نماز نماز استسقاء وغیرہ کے طریقے، دعائیں مع ترجمہ مسائل اور احکام قرآن و حدیث کے مطابق حوالوں سمیت آسان اور سلیس اردو زبان میں جمع کر گئے ہیں

مرتبہ

خطیب الہند علامہ محمد بن ابراہیم میمن محدث جوناگڈھی

ناشر

مکتبہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اکیڈمی ۴۴۴۳ نئی سڑک دلی ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَسَلَّمَ

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں نہ اس جیسا کوئی اور ہے۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے اسی طرح اپنی صفتوں میں بھی ایک ہے۔ وہی سب کا مالک اور سب اس کے غلام ہیں۔ اس کے سامنے ہر شخص لاچار اور محتاج ہے اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔ اس نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے اتنی نعمتیں بخشی ہیں کہ جن کو ہم گن بھی نہیں سکتے۔ پس ایسے مُربّی اور محسن اور رحم کرنے والے آقا کی عبادت اور فرماں برداری ہمیں ضرور کرنی چاہیئے۔ اس نے ہمارے لئے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا تاکہ وہ اللہ کی عبادت کے طریقے بتلائیں۔ ہمیں لازم ہے کہ آپ کے بتلائے ہوئے طریقوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ خدائے تعالیٰ کو ایک اور اس کے رسولؐ کو سچا مان لینے کے بعد سب سے بڑی عبادت نماز ہے کیونکہ قیامت[1] کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہوگا۔

[1] ابو یعلیٰ

بے[۱] نمازی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہاں تک حدیثوں میں آیا ہے کہ بے[۲] نمازی کافر ہے۔ اور بے[۳] نمازی کا حشر قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اُمیّہ بن خلف کے ساتھ ہوگا اور اس کی کوئی نیکی[۴] قبول نہیں ہوتی۔ اسلام[۵] کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے (۱) خدا کی توحید اور اس کے رسول کی رسالت کا اقرار کرنا اور اس پر ایمان و یقین رکھنا (۲) پانچوں وقت کی نماز ٹھہر ٹھہر کر ہمیشہ ادا کرنا (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۴) مال ہو تو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا (۵) ایک مرتبہ حج کرنا[۶]۔ نماز کو اس طرح ادا کرے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کے وضو اور نماز کا طریقہ مختصر طور پر ہم حدیثوں کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازی بنائے اور ہماری نماز قبول فرمائے۔ (آمین)

حدیث شریف کے مطابق وضو کرنے کا طریقہ

پہلے مسواک[۷] کرے۔ پھر بسم[۸] اللہ پڑھ کر دونوں[۹] ہاتھ پہنچوں سمیت دھوئے اور ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے۔ اگر انگلی میں انگوٹھی

---

۱ مسلم ۲ نسائی ۳ احمد ۴ احمد ۵ طبرانی ۶ بخاری، مسلم ۵ ان پانچوں ارکان پر ہماری پانچ کتابیں الگ الگ ہیں، ایمان[۱] محمدی، صلوٰۃ[۲] محمدی، صیام[۳] محمدی، زکوٰۃ[۴] محمدی اور حج[۵] محمدی ۶ بخاری ۷ بخاری ۸ ابوداؤد ۹ بخاری و مسلم

ہو تو اُسے ہلائے تاکہ پانی اندر تک پہنچے۔ پھر[۱۱] داہنے ہاتھ سے پانی
لے کر ایک ہی چلّو میں کلّی کرے اور ناک میں پانی دے۔ اگر فقط[۱۲] کلّی
کرے اور ناک کے لئے دوسرا چلّو لے تو بھی جائز ہے اور بائیں[۱۳]
ہاتھ سے ناک جھاڑ لے۔ پھر[۱۴] داہنے ہاتھ سے پانی لے کر دونوں
ہاتھوں سے منہ کو دھوئے۔ آنکھ کے کویوں[۱۵] کو اچھی طرح ملے اور ایک
چلّو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈال کر داڑھی[۱۶] کا خلال کرے۔ پھر[۱۷] داہنے
ہاتھ کو کہنی سمیت دھوئے۔ پھر[۱۸] بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت۔ پھر[۱۹] داہنے
ہاتھ سے پانی لے کر بائیں پر ڈال کر ایک مرتبہ سر کا مسح کرے۔ اس
طرح پر کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے گدی تک لے جائے
پھر پیشانی تک واپس لائے۔ اگر[۲۰] سر پر دستار ہو تو سر کے اگلے حصے
اور دستار پر مسح کر لے۔ دستار کو اتارنا ضروری نہیں۔ دائیں[۲۱] کان کا
دائیں ہاتھ سے اور بائیں کان کا بائیں ہاتھ سے اس طرح مسح
کرے کہ شہادت کی انگلی سے کان کے اندر کا مسح کرے اور انگوٹھوں

---

۹ ترمذی ۱۰ ابن ماجہ ۱۱ بخاری مسلم ۱۲ ترمذی ۱۳ دارمی ۱۴ بخاری مسلم ۱۵ ۱۶ ابوداؤد
۱۷ داڑھی مونچھ شکل وصورت اور لباس کے کل احکام آئینۂ محمدی میں ملاحظہ فرمائیے۔
۱۸ بخاری ۱۹ بخاری ۲۰ مسلم ۲۱ نسائی

سے کان کے باہر کا۔ انگوٹھوں کو کان کے نیچے کی طرف سے اوپر کو لے جائے۔ گردن کا علیحدہ مسح کرنا ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے۔[۱] پھر دائیں پیر کو پہلے ٹخنے سمیت دھوئے۔ پھر بائیں کو ٹخنے سمیت،[۲] اور پیروں کی انگلیوں میں ہاتھ کی چھوٹی انگلیوں سے خلال کرے۔[۳] پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر شرمگاہ پر چھڑکے[۴] اور وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھے[۵]

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

یعنی میری گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں[۶] اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والا اور پاک رہنے والا بنا۔[۷] وضو کرتے ہوئے دعاؤں کا پڑھنا ثابت نہیں اور وضو کے بعد سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ کا پڑھنا بھی بدعت ہے۔

---

[۱] بخاری [۲] ترمذی [۳] نسائی وابوداؤد [۴] ابوداؤد [۵] مسلم [۶] ترمذی
[۷] توحید کا پورا پورا بیان توحید محمدی، صراط محمدی اور فرمان محمدی میں ہے ۱۲ منہ

حدیث شریف کے مطابق وضو کے مسائل

وضو[1] اس طرح کرے کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔ وضو[2] کے اعضا چاہے ایک ایک مرتبہ دھوئے۔ چاہے دو دو دفعہ اور اگر چاہے تو تین تین[3] بار۔ تین بار[4] سے زیادہ نہ دھوئے۔ وضو[5] کے بعد اگر وضو کے اعضا کو پونچھنا چاہے تو پونچھ ڈالے۔ نہ پونچھنا افضل ہے۔ نیند[6] سے جاگ کر برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئے جب تک کہ تین بار نہ دھولے۔ ضرورت[7] سے زیادہ پانی وضو میں بہانا سخت گناہ ہے۔ بہتر[8] یہی ہے کہ دو رطل[13] سے زیادہ پانی خرچ نہ کرے۔ جس[9] عضو کو پہلے دھونا ہو اسے پہلے اور بعد والے کو پیچھے دھوئے۔ وضو[10] سے پہلے نماز کے لئے وضو کی نیت کرلے مگر نیت کے الفاظ کا دل میں پڑھنا یا زبان سے ادا کرنا ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے۔ اگر کسی[11] جگہ پٹی بندھی ہوئی ہو یا وہاں پانی پہنچنے سے بیماری وغیرہ کا اندیشہ ہو تو اس پر تر ہاتھ پھیرلے۔ پاخانے[12] یا پیشاب کے راستے سے کوئی چیز نکلنے اور لیٹ کر سو جانے اور بالکل بیہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو

---

۱ مسلم ۲ بخاری ۳ مسلم ۴ نسائی ۵ ترمذی ۶ بخاری ۷ ابن ماجہ ۸ ابوداؤد ۹ مشکوٰۃ ۱۰ قرآن مجید، بخاری ۱۱ ابوداؤد ۱۲ بخاری ۱۳ دو رطل کی مقدار ایک سیر کے قریب ہوتی ہے۔ (سلیم ابن مصنف)

[illegible] وضو کر کے نماز پڑھے۔ اگر وضو[1] نہ ٹوٹا ہو تو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ باوجود وضو ہونے کے پھر بھی وضو کرنا افضل ہے۔ وضو[2] نہ ہو اور بے وضو نماز پڑھے تو قبول نہ ہوگی۔ اگر[3] وضو کر کے جرابیں پہنی ہوں تو انہیں دوبارہ وضو کے وقت اتارنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں[4]۔ تر[5] ہاتھ کی انگلیوں سے جراب کے اوپر مسح کر لے۔ ہاں[6] ایک رات دن کے بعد ان کو اتار کر پھر پیر دھو لے۔ اور اگر مسافر ہو تو تین دن اور تین رات کے بعد۔ گھر[7] سے وضو کر کے مسجد میں آنے کا بہت ثواب ہے۔

تیمم کا طریقہ اور مسائل حدیث شریف کے مطابق

اگر پانی[8] نہ ملتا ہو یا ضرورت سے زیادہ نہ ہو یا وضو سے کسی سخت بیماری کے پیدا ہونے یا بڑھ جانے کا خوف ہو تو ایسی ضرورتوں میں بجائے وضو کے تیمم کرے۔ اس[9] طرح کہ بسم اللہ کہہ کر پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مارے۔ پھر ان کو پھونک مارے اور آپس میں جھاڑ ڈالے پھر[10] منہ پر مل لے اور دونوں ہاتھ پہنچوں سمیت مل لے۔ اس[11] کے بعد وہی دعا پڑھے جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ جو[12] چیزیں وضو کو توڑتی ہیں وہی تیمم کو توڑ دیتی

ا دارمی ۲ بخاری ۳ بخاری ۴ اس مسئلہ کی تفصیل رسالہ وضو محمدی میں ملاحظہ ہو مع دلائل و تردید مخالفین ۵ ابوداؤد ۶ مسلم ۷ بخاری ۸ ابوداؤد ۹ نسائی ۱۰ بخاری ۱۱ مسلم

ہیں۔ ہاں جب پانی مل جائے یا عذر جاتا رہے تو پھر وضو کر کے ہی نماز ادا کرنی چاہیئے۔ غسل کے بدلے میں جو تیمم کیا جاتا ہے اس کے احکام بھی یہی ہیں

حدیث شریف سے اذان اور تکبیر اور ان کے مسائل

ہر فرض[۱] نماز کے وقت اذان دینی چاہیئے۔ باوضو مسجد میں کسی بلند جگہ پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر اونچی آواز سے ٹھہر ٹھہر کر اذان کہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہنے کے وقت داہنی جانب مڑے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت بائیں جانب۔ اذان[۲] اس طرح کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

تکبیر[۳] اس طرح کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ

---

[۱] بخاری [۲] ابوداؤد [۳] ابوداؤد۔

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ. لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ.

اذان[1] میں شہادت کے کلموں کو پہلے ذرا دھیمی آواز سے کہہ لینا، پھر بلند آواز سے کہنا بھی ثابت ہے۔ تکبیر[2] کے الفاظ کو اذان کی طرح دُہرا کہنا بھی جائز ہے۔ اذان[3] سننے والا وہی کہتا جائے جو اذان دینے والا کہے۔ سوائے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے۔ اسے سُن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ اذان[4] میں حضورؐ کا نام سن کر انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔ اور پھر درود[5] پڑھ کر یہ دُعا[6] پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ. رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا.

تکبیر[7] کا جواب بھی اذان کی طرح دے۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سن کر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے

---

[1] مسلم [2] ابوداؤد [3] مسلم [4] اس کی پوری تفصیل مع دلائل اور جواب مخالفین کے حقوق محمدی میں ملاحظہ ہو۔ [5] مسلم [6] بخاری وغیرہ [7] مسلم ۱۲

بعد دو دفعہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے۔ سننے والا[1] بھی جواب میں یہی کہے۔ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا ثابت نہیں۔ رمضان[2] میں سحری کے وقت بھی اذان کہنا حدیث سے ثابت ہے۔ بیماریوں وغیرہ کے موقع پر گلی گلی اور گھر گھر اذانیں کہتے پھرنا بدعت ہے۔

حدیثوں سے ثابت شدہ نماز پڑھنے کا طریقہ

نیت[3] کے ساتھ باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا رفع الیدین کرے۔ اس[4] طرح پر کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، اور ہاتھوں[5] کی انگلیاں کشادہ یعنی الگ الگ ہوں اور دونوں[6] ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے یا کانوں تک۔ پھر سینے پر ہاتھ باندھ لے۔ بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ رکھے۔ ہاتھ باندھنے کے اور بھی طریقے ہیں۔ ناف[8] کے نیچے ہاتھ باندھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ پھر یہ دعا[9] پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ

---

۱ ابو داؤد ۲ ابو داؤد ۳ اس مسئلہ کی تفصیل مع جواب مخالفین اذان محمدی میں ملاحظہ ہو۔ ۴ بخاری ۵ مجمع الزوائد ۶ ترمذی ۷ ابن خزیمہ ۸ بخاری و مسلم ۱۲ اس مسئلہ کی پوری تحقیق دونوں طرف کے دلائل کے ساتھ دلائل محمدی میں دیکھئے۔ ۹ بخاری

مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ؕ
یعنی خدایا میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال
دے جتنی دوری مشرق و مغرب میں ہے. پروردگار! مجھے میرے
گناہوں سے ایسا پاک و صاف کر ڈال جیسا میلا کپڑا دھو دھلا کر
صاف کیا جاتا ہے. اے اللہ میری خطاؤں کو پانی سے اور اولوں
سے اور برف سے دھو ڈال"۔ یا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
کَثِیْرًا ط سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ط تین بار۔ یا، اِنِّیْ
وَجَّھْتُ وَجْھِیَ آخر تک۔ یا۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے۔
پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اس کے بعد
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورہ فاتحہ یعنی اَلْحَمْدُ سے
لے کر وَلَا الضَّالِّیْنَ تک پڑھے، اور آمین کہے۔ پھر ذرا ٹھہر کر قرآن
شریف میں سے جو کچھ یاد ہو، اس میں سے کچھ پڑھے۔ پھر ذرا ٹھہر کر اَللّٰہُ
اَکْبَرُ کہتا ہوا رفع الیدین کر کے رکوع میں جائے۔ رکوع میں پیٹھ
بالکل سیدھی اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھے، نہ تو اونچا ہو نہ نیچا۔ دونوں

۱؎ ابوداؤد ۲؎ مسلم ۳؎ ترمذی ۴؎ ابن ماجہ ۵؎ بخاری ۶؎ بخاری ۷؎ بخاری
۸؎ ترمذی ۹؎ بخاری ۱۰؎ بخاری

ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھے۔ انگلیاں کشادہ یعنی الگ الگ رکھے۔ دونوں ہاتھوں کو کھنچا ہوا رکھے۔ بالکل خم نہ کرے۔ ہاتھوں کو کروٹوں سے بھی الگ رکھے اور گھٹنے مضبوط تھام کر یہ دعا[۲] پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ. یعنی خدایا تو پاک ہے اور تعریفوں کے لائق ہے۔ میرے اللہ، میرے گناہوں کو معاف فرمادے؛ یا یہ[۳] دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ رکوع میں پڑھنے کی اور دعائیں بھی ہیں ان میں سے کسی ایک کو دس مرتبہ پڑھے یا کم زیادہ، مگر تین[۴] مرتبہ سے کم ہرگز نہ پڑھے۔ یہ ادنیٰ درجہ ہے جب رکوع سے فارغ ہو تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سر اٹھائے[۵]، اور رفع الیدین کرے اور سیدھا کھڑا ہو کر ہاتھ لٹکا کر یہ[۶] پڑھے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ (اس جگہ بھی اور دعائیں ثابت ہیں۔ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے کے وقت اور دو رکعتوں کے بعد اور پہلی تکبیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ انتقال تک آپ کا یہی دستور رہا۔ کسی صحیح حدیث سے ان جگہوں میں ایک مرتبہ بھی

---

[۱] حاکم [۲] ابوداؤد [۳] بخاری [۴] ابوداؤد [۵] نسائی [۶] ترمذی [۷] بخاری [۸] تلخیص الحبیر۔

آپ سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے۔ اس تکبیر[2] کے وقت رفع الیدین نہ کرے اور اس تکبیر کو سجدے میں پہنچ کر ختم کرے۔ سجدے[3] میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے۔ پھر دونوں گھٹنے۔ اور ہاتھ[4] سے پہلے دونوں گھٹنے اگر ٹیکے تو بھی جائز ہے۔ پیشانی[5] اور ناک سجدے میں زمین پر ٹیکے۔ دونوں ہاتھوں کو یا تو کندھوں[6] کے برابر رکھے یا کانوں[7] کے۔ اور ہاتھوں[8] کی انگلیاں سمیٹ لے یعنی ہر ایک کو دوسری سے ملا دے۔ اور دونوں[9] ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے زمین پر بخوبی ٹکا دے اور پیروں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی جانب مڑے ہوئے رکھے اور قدموں کو کھڑا رکھے، اور سینہ[10] اور پیٹ اور رانوں کو زمین سے اونچا رکھے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھے۔ اور دونوں رانیں بھی ایک دوسری سے جدا جدا ہوں۔ اور کہنیوں[11] کو نہ تو زمین پر ٹیکے، نہ کروٹوں سے ملائے، بلکہ زمین سے اونچی، کروٹوں سے الگ اور اتنی کشادہ رکھے کہ بغل کی سفیدی نظر آئے، اور یہ دعا[12] پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا

---

[1] اس مسئلہ کی پوری تفصیل دلائل سمیت "دلائل محمدی" میں موجود ہے۔ [2] بخاری [3] و [4] ابوداؤد [5] بخاری [6] ترمذی [7] مسلم [8] حاکم [9] بخاری [10] ابوداؤد [11] بخاری [12] ابوداؤد۔

وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ یا یہ پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی[۱]

سجدے کی اور بھی بہت سی دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں میں سے کسی

ایک کو دس دفعہ پڑھے یا کم زیادہ۔ مگر تین مرتبہ سے کم تو ہرگز نہ پڑھے۔

یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ پھر اللہ اکبر[۱] کہتا ہوا سجدے سے اُٹھے پہلے سر[۲] اُٹھائے۔

پھر دونوں ہاتھ ایک ساتھ۔ اور[۳] اس تکبیر کے وقت بھی رفع الیدین نہ

کرے۔ اور بائیں[۴] پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا

رکھے، اور اس کی انگلیاں زمین پر ٹکی ہوئی قبلے کی جانب مڑی ہوئی

ہوں۔ داہنے ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھ کر چھنگلیا[۵] اور اس کے پاس

والی اُنگلی کو بند کر کے بیچ کی اُنگلی کو انگوٹھے کے پورے پر رکھ کر حلقہ[۶]

کرے اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرے[۷]۔ اور اس میں ذرا سا

خم رکھے۔ اپنی نگاہ شہادت کی اُنگلی پر رکھے۔ اور بائیں[۸] ہاتھ کو بائیں

گھٹنے پر رکھے یا گھٹنے کو اس طرح پکڑے جیسے لقمہ پکڑتے ہیں۔ اور یہ

دُعا[۹] پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ

وَارْزُقْنِیْ۔ یعنی اے میرے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے

---

[۱] بخاری [۲] ابو داؤد [۳] بخاری [۴] مسلم [۵] ابو داؤد [۶] دونوں سجدوں کے درمیان اشارہ کرنے کی حدیث مسند احمد مصری جلد ۴ ص ۳۱۷ پر ہے۔ [۷] حدیث شریف کے مسائل پر جا اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کا جواب سراج محمدی میں دیکھئے [۸] بخاری [۹] ابو داؤد۔

ہدایت دے، عافیت دے اور روزی عطا فرما"۔ یہاں کی دُعائیں بھی کئی طرح پر ثابت ہیں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدے میں جائے۔ اس تکبیر میں بھی رفع الیدین نہ کرے اور سجدہ اس طرح کرے جس طرح مذکور ہوا اور دعا بھی وہی پڑھے جو بیان ہوئی۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے سے اٹھے اور تھوڑی سی دیر بیٹھ کر دوسری رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو، اس طرح کہ دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر پہلے گھٹنے اٹھائے پھر ہاتھ۔ اور اس تکبیر میں بھی رفع الیدین نہ کرے۔ سیدھا کھڑا ہو کر ہاتھ باندھ کر سورۃ فاتحہ سے قرأت شروع کردے۔ شروع[۳] کی دعا اور اَعُوذُ نہ پڑھے اور اول کی طرح اس دوسری رکعت کو بھی ادا کرے۔ جب دونوں سجدوں سے فارغ ہو تو التحیات میں بیٹھے جس طرح کہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ اور یہ دعا پڑھے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یعنی تمام مالی، زبانی اور بدنی عبادتوں کے لائق فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

[۱] بخاری [۲] بخاری [۳] مسلم [۴] بخاری ۱۲ منہ

اے نبی آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اور اس کی رحمت و برکتیں۔ ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں خدا کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندۂ خدا اور رسولِ خدا ہونے کی"۔ اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا اللّٰهُ پر نیچی کردے اور درود شریف پڑھے.[2] اگر ان رکعتوں کے بعد سلام نہ پھیرنا ہو تو صرف اتنا پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور رفع الیدین[3] کر کے ہاتھ باندھ لے۔ جس التحیات میں سلام پھیرنا ہو اس میں داہنے پاؤں کا پنجہ زمین پر ٹکا کر انگلیاں قبلے کی جانب موڑے اور بائیں پاؤں کو داہنی طرف نکال دے، اور بائیں ران پر بیٹھے۔[4] اگر دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال ڈالے تو بھی جائز ہے، اور التحیات پوری پڑھ کر یہ دونوں درود[5] پڑھے.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ یعنی خدایا محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر

---

[1] سبل السلام [2] دارقطنی [3] رفع الیدین کے پورے دلائل ہماری ترجمہ کردہ کتاب برہان محمدی میں موجود ہیں [4] بخاری [5] ابوداؤد ۱۲ منہ

درود و رحمت بھیج جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر بھیجی۔ تو مستحق حمد و ثنا ہے۔ اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر ایسی برکتیں بھیج جیسی ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر نازل فرمائیں۔ بے شک تو حمد و ثنا، ستائش و تعریف والا ہے"۔ پھر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؕ

یعنی اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم اور زیادتی کی ہے اور اس کا یقین ہے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا اس لیے میں تجھ سے تیری خاص مغفرت طلب کرتا ہوں، تو مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے"۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔

یعنی خدایا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دوزخ اور قبر کے عذاب سے

---

[1] بخاری [2] بخاری

اور دجال کے فتنے سے اور موت و زندگی کے فتنے سے میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے ۔

اگر چاہے تو ان دونوں دعاؤں کو ملا کر پڑھے اور دوسری دعائیں بھی ہیں۔ پھر دائیں طرف منہ پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے۔ اور بائیں طرف بھی اسی طرح کہے۔ اور اگر چاہے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے[۲]۔ سلام کے وقت اتنا پھرے کہ پیچھے والا شخص اس کا رخسار دیکھ لے ۔

نماز کے مسائل مطابق حدیث

نیت کے الفاظ کا زبان سے پڑھنا یا دل میں پڑھنا ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے ۔ اگر نماز میں قرأت پکار کر پڑھے تو آمین بھی بلند آواز سے کہے اور اگر قرأت آہستہ پڑھی ہے تو آمین بھی آہستہ کہے ۔ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا سب کو آمین کہنی چاہیئے۔ آمین کو نہ کہنا یا دل میں کہہ لینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے ۔

---

۱ ابوداؤد ۲ مسلم ۳ بخاری ۴ اونچی آواز سے آمین کہنے کی پوری تفصیل مع دلائل کے کتاب دلائل محمدی میں ہے ۔

جس نماز میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے۔ اس میں اگر چاہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھ لے۔ اور اگر چاہے تو اونچی آواز سے پڑھے۔ جو کچھ امام کرتا ہو اور پڑھتا ہو وہی مقتدی کو بھی کرنا اور پڑھنا چاہیئے۔ جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے مقتدی بھی کہیں۔ ہاں جب امام بلند آواز سے قرأت پڑھ رہا ہو اس وقت سوائے سورۂ فاتحہ یعنی الحمد کے اور کچھ بھی قرآن میں سے نہ پڑھے۔ فقط سورۂ فاتحہ چپکے چپکے پڑھ لے پھر کان لگا کر امام کی قرأت کو سُنے۔ اور اگر امام پوشیدہ قرأت پڑھ رہا ہو تو مقتدی الحمد پڑھ کر کچھ اور بھی پڑھ لے۔ سورہ فاتحہ پڑھنا امام مقتدی، اکیلا سب پر فرض ہے۔ فرض، سنت، نفل وغیرہ ہر نماز کی ہر رکعت میں ہر شخص سورہ فاتحہ ضرور پڑھے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد اور رکعتوں میں اگر صرف الحمد پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔ اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی ملائے تو جائز ہے۔

قرآن کریم بہت ہی آہستگی کے ساتھ ہر ایک گول آیت پر ٹھہرتا

---

۱ مسلم ۲ نسائی ۳ بخاری ۴ دارقطنی ۵ ابوداؤد ۶ بخاری ۷ اس مسئلہ کی پوری تحقیق و تفصیل کتاب دلائل محمدی میں ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ۸ بخاری ۹ مسلم ۱۰ ابوداؤد

ہوا اور اس کے معنی و مطالب پر غور کرتا ہوا پڑھے اور اس بات کا خیال رکھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں اور اس سچے شہنشاہ اور حقیقی مالک کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

نماز کے ہر ہر رکن یعنی قیام، قومہ، رکوع، سجود، دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات وغیرہ کو اچھی طرح اور اطمینان سے ادا کرے اگر اچھی طرح نہ ٹھہرے گا اور بہت جلدی کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔

عشا[۱] کی نماز کے سوا ہر نماز کو اوّل وقت ادا کرتا رہے۔ عشا کی نماز کو ذرا تاخیر کر کے پڑھنا افضل ہے۔ ہاں[۳] سخت گرمیوں میں ظہر کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھے اور جمعہ بھی۔

اگر[۴] نماز کے کسی رکن میں بھول سے زیادتی یا کمی ہو جائے تو کمی کو پورا کر کے التحیات، درود اور دعا کے بعد سلام سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیر دے۔ اسی طرح اگر نماز کی رکعتوں کی گنتی میں شک ہو تو جس بات پر زیادہ دل جمتا ہو اس کو ٹھیک سمجھ کر اپنی نماز پوری کر کے سہو کے سجدے کر لے۔ دو[۵] رکعتوں کے بعد التحیات کو بھول کر تیسری رکعت کے لئے سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر بیٹھے نہیں اور

---

[۱] و [۲] ، [۳] و [۴] بخاری ۔ [۵] ابوداؤد ۱۲

آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔ اور اگر سیدھا نہ کھڑا ہوا ہو اور یاد آجائے تو بیٹھ جائے۔ بعض لوگ ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرتے ہیں، یہ سنت کے خلاف[2] ہے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

فجر[1] کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج کے نکلنے تک ہے۔ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجانے تک ہے۔ جمعہ کا وقت بھی یہی ہے۔ عصر کا وقت ایک گنا سایہ ہوجانے کے بعد سے لے کر سورج ڈوب جانے تک۔ مغرب کا وقت سورج ڈوب جانے سے لے کر جب تک سرخی باقی رہے۔ اس کے بعد سے لے کر آدھی رات تک عشا کا وقت ہے۔

سورج نکلنے کے وقت اور ڈوبنے کے وقت اور جب برابر بیچ آسمان میں ہو تب قصداً نماز پڑھنی حرام ہے۔ اسی طرح صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد سورج کے اچھی طرح نکلنے تک اور عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد اچھی طرح ڈوب جانے تک کوئی نماز نہ پڑھے۔ ہاں سببی نماز

---

[1] بخاری [2] اس قسم کے تمام مسائل کی تردید کے لئے اعلام الموقعین کا ترجمہ بنام دین محمدی دیکھئے [3] مشکوٰۃ [4] ترمذی۔

جائز ہے۔ مثلاً فجر کی چھوٹی ہوئی سنتیں وغیرہ، کپڑے، جسم اور نماز کی جگہ پاک ہونی چاہیئے۔ مقتدی ہر ایک کام امام کے پیچھے کرے۔ خصوصاً سجدے میں اس وقت جائے جب امام اپنی پیشانی زمین پر ٹیک لے، تب تک سیدھا کھڑا رہے۔ جماعت ہو رہی ہو تو کوئی نماز اکیلا نہ پڑھے۔ بعض لوگ جو جماعت ہوتے ہوئے فجر کی سنتیں الگ پڑھتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے خلاف ہے۔ اگر فجر کی سنتیں پڑھنی باقی رہ گئی ہوں اور نماز فرض کھڑی ہو گئی ہو تو جماعت میں شامل ہو جائے اور سُنتیں بعد میں پڑھ لے یا سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

نماز فرض ہمیشہ مسجد میں باجماعت ادا کیا کرے۔ جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے اذان سن کر مسجد میں آکر جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے اس کی نماز دکان یا گھر میں کامل نہ ہوگی۔ فرضوں کے سوا سُنت اور نوافل وغیرہ گھر میں پڑھنا افضل ہے اور مسجد میں جائز۔ جماعت کے وقت صف بندی کا بہت خیال رکھے۔ دو شخصوں کے درمیان خالی جگہ بالکل نہ ہونی چاہیئے، بلکہ مونڈھے سے مونڈھا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا ہوا رکھے۔ جتنا صف میں نقصان ہوگا اتنا ہی نقصان نماز میں رہے گا۔ دو شخصوں

لہ [illegible]

کے درمیان ذرا سی جگہ بھی اگر خالی ہو تو وہاں شیطان گھس آتا ہے۔ ایک صف پوری کر لینے کے بعد دوسری شروع کرے۔ جب[1] صف ختم ہو گئی ہو تو اکیلا صف کے پیچھے کھڑا نہ ہو بلکہ صف میں سے کسی کو کھینچ لے۔ مغرب[2] عشا اور فجر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت پکار کر پڑھے اور ظہر و عصر کی چار رکعتوں میں اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشا کی دو آخری رکعتوں میں آہستہ۔ امام[3] کو مقتدیوں کے آگے کھڑا ہونا چاہیئے ہاں اگر مقتدی ایک ہی ہو تو امام کی داہنی طرف کھڑا رہے جب دوسرا آئے تو پیچھے ہٹ جائے۔ امام[4] اگر قرأت بھول جائے تو مقتدی بتا دے اگر امام ارکان میں کچھ غلطی کرے تو مقتدی سُبْحَانَ اللہِ کہیں تاکہ اسے معلوم ہو جائے۔

عورتیں[5] بھی آپس میں جماعت کر سکتی ہیں، جو عورت امام ہو اس کو عورتوں کے بیچ میں کھڑا ہونا چاہیئے۔ مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ رہے۔ اگر عورتیں[6] جمعہ اور جماعت میں آنا چاہیں تو بناؤ سنگھار کئے بغیر پردے کے ساتھ آسکتی ہیں۔ مردوں[7] کے پیچھے ان کی صف ہونی چاہیئے[8]۔ دونوں[9] عیدوں کی نماز کے سوا کل نمازوں کا عورتوں کو گھر میں پڑھنا

۱؎ طبرانی ۲؎ بخاری ۳؎ مسلم ۴؎ بخاری ۵؎ دار قطنی ۶؎ بخاری ۷؎ مسلم ۸؎ اس کا پورا بیان مخالفین کی تردید سمیت کتاب جماعت محمدی میں دیکھئے۔ ۹؎ ابوداؤد۔

افضل ہے۔ حیض اور نفاس کی حالت میں عورتیں نماز نہ پڑھیں، نہ ان نمازوں کی قضا کریں۔ جس طرح مرد نماز پڑھتے ہیں، اسی طرح عورتیں بھی پڑھیں۔ چپک کر سجدہ کرنا یعنی رانیں زمین پر ٹیک دینا اور پیٹ کو رانوں سے ملا لینا سنت کے خلاف ہے۔ پاخانہ پیشاب یا ہوا کو روک کر نماز نہ پڑھے۔ بھوک لگی ہو اور کھانا تیار اور سامنے موجود ہو تو بھی نماز نہ پڑھے۔ ان حاجتوں سے فارغ ہو کر نماز ادا کرے۔ نماز میں اللہ اکبر اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه جو کہا جاتا ہے اس کے آخر حرف پر زیر زبر پیش وغیرہ ظاہر نہ کرے بلکہ ساکن رکھے۔ نماز میں اگر سجدے کی آیت پڑھے تو سجدہ کرلے۔ اگر نماز میں جمہائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے اور اگر لے بھی تو منہ پہ ہاتھ رکھ کر، آواز بلند نہ کرے۔

نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور دونوں کندھے ڈھانکنے ضروری ہیں اور عورتیں سارے جسم کو ڈھانک لیں، سوائے منہ اور دونوں ہاتھ پہنچوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنے سے نیچے تک۔ مرد پاجامہ یا تہ بند اگر ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا تو اس کی نماز نہ ہو گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا

---

۱ بخاری ۲ مسلم ۳ ترمذی ۴ ابو داؤد ۵ ترمذی ۶ بخاری ۷ ابو داؤد۔

تھا۔ جوتیاں پہنا۔ اگر ان کو نجاست نہ لگی ہو تو جوتیوں سمیت نماز پڑھ سکتا ہے
نمازی آنکھیں کھلی رکھے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے اور نہ کپڑوں اور بالوں کو
ٹھیک ٹھاک کرے۔ نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ ہاں اگر سترہ ہو تو
کوئی حرج نہیں۔ فرض نماز سے فارغ ہو کر خدا کا ذکر کر کے دعا مانگے۔ نماز میں
سجدے کی جگہ پھونک نہ مارے۔ ضرورتاً ایک مرتبہ جائز ہے۔ نماز میں اگر
چھینک آ جائے تو الحمدللہ کہہ دے۔ سننے والا اگر نماز میں ہو تو جواب نہ دے۔
فجر کی دو سنتوں کے بعد داہنی کروٹ پر ذرا سی دیر لیٹ جائے۔ عشا کی
نماز کے بعد جب وتر سے فارغ ہو تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس
بلند آواز سے پڑھے۔ تیسری دفعہ آواز زیادہ بلند کرے۔ بچے جب سات برس
کے ہو جائیں تو انھیں نماز کی تاکید کریں۔ اور دس سال کے ہو جائیں پھر سستی
کریں تو انھیں مار کر پڑھائے۔ نماز کے بعد امام بائیں طرف سے یا داہنی جانب
سے مڑ کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔

۱؎ و ۲؎ بخاری ۳؎ مشکوٰۃ ۴؎ ترمذی ۵؎ ابوداؤد ۶؎ بخاری ۷؎ مشکوٰۃ۔
۸؎ نسائی ۹؎ ابوداؤد ۱۰؎ اس مسئلے کا تفصیل بیان مع دیگر مسائل کے ہماری
کتاب مشکوٰۃ محمدی میں ہے۔ ۱۲ منہ

فرض نماز کے بعد کی بعض حدیثی دعائیں

فرض نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے۔ پھر یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اور آیۃ الکرسی اور قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

پوری اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورت اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس دفعہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس دفعہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس دفعہ وغیرہ[1] وغیرہ

نماز کی رکعتوں کی گنتی

فجر[2] کو پہلے دو سنت پھر دو فرض۔ ظہر کو پہلے دو یا چار سنت۔ پھر چار فرض۔ پھر دو[3] یا چار سنت۔ عصر کو پہلے دو یا چار سنت، پھر چار[4] فرض۔ مغرب کو تین فرض پھر دو سنت۔ پھر اگر چاہے تو دو یا چار نفل۔ عشار[6] کو چار فرض پھر دو سنت۔ اور اگر چاہے تو چھ یا چار نفل، پھر ایک وتر۔ تین اور پانچ اور سات اور[8] نو وتر پڑھنے بھی ثابت ہیں۔ اصل[9] وتر ایک ہی رکعت ہے اگر وتر کی تین[11] یا پانچ رکعت ایک سلام سے پڑھنا چاہے تو بیچ میں کہیں تشہد میں نہ بیٹھے، آخر کی رکعت میں بیٹھے اور التحیات درود و دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اگر سات[12] یا نو رکعت وتر کی ایک سلام سے پڑھنی چاہے تو ایک رکعت باقی رکھ کر التحیات میں بیٹھے اور صرف التحیات اور

---

[1] ہر امر میں اتباع سنت ضروری ہے۔ بغیر پیروی رسول ؐ کے ہر عمل ناقص ہے۔ اس کی تاکید اور اس کے خلاف کی تردید کتاب طریق محمدی میں ہے۔ [2] بخاری [3] بخاری [4] ابوداؤد [4] بخاری [5] بیہقی [6] بخاری [7] ابوداؤد [8] بخاری [9] مسلم [10] نسائی [11] بخاری [12] مسلم۔

درود پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور ایک باقی کی رکعت ادا کر کے التحیات، درود دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ وتر کے بعد بھی اگر چاہے تو دو نفل ادا کر لے۔[1]

مغرب سے پہلے اگر چاہے دو رکعت نفل پڑھ لے۔[2]

غرض کہ کم تعداد نماز کی یہ ہے۔ دو رکعت سنّت پھر دو فرض فجر کو۔ ظہر کو دو یا چار سنّت پہلے پھر چار فرض پھر دو سنّت۔ عصر کو چار فرض۔ مغرب کو تین فرض پھر دو سنت، عشا کو چار فرض پھر دو سنت پھر ایک وتر۔ وتر کی آخری رکعت میں اگر قنوت پڑھے تو بھی جائز ہے۔[3] رکوع کے بعد ربّنا لک الحمد پورا پڑھ کر آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ ط وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ ط وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ط وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ ط وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ ط فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ ط اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ ط وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ ط تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ط وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ ط وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ط

---

[1] نماز میں لوگوں نے جو کمی زیادتی کی ہے اس کی تردید میری کتاب سیف محمدی میں ہے۔ [2] بخاری [3] نسائی۔

یعنی اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ہدایت والوں کے ساتھ کر دے اور عافیت دے کر عافیت والوں میں کر۔ تو خود میرا ولی و مددگار بن جا۔ جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں اُن میں اور برکت دے، ہر اس برائی سے جو تیری فیصلہ کی ہوئی ہے مجھے بچا لے، تیرے احکام سب پر جاری ہیں اور تجھ پر کسی کا حکم جاری نہیں۔ تو جسے اپنا کر لے اُسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تیری ناراضگی ہو اُسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ تو برکتوں اور بلندیوں والا ہے۔ ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ سے توبہ کرتے ہیں۔ اپنے نبی پر درود اور سلام نازل فرما۔

پھر ہاتھ مُنہ پر ملے۔ وتر میں قنوت کا پڑھنا ضروری نہیں۔ وتر میں بحالت قیام رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ کر قنوت پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں۔ اگر وتر[2] کی تین رکعت پڑھنا چاہے تو اول رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الخ اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ الخ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ الخ پڑھے۔ جمعہ کے دن صبح کی فرض نماز کی پہلی رکعت میں الم سجدہ اور دوسری میں هَلْ أَتَى الخ (دھر) پڑھے۔ صبح کی دو سنتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ الخ پڑھے[3]۔

---

[1] طبرانی [2] احمد [3] بہت سی حدیثوں کیخلاف مسائل رواج پا چکے ہیں۔ ان کی تردید کتاب شمع محمدی میں دیکھئے۔

بیمار اور مسافر کی نماز کے احکام و مسائل

جب[1] کہ کم از کم تین فرسخ یعنی نو میل کے سفر کو نکلے اور بیس دن سے کم ٹھیرنے کا ارادہ ہو تو نماز کو قصر کیا کرے۔ یعنی چار رکعت فرض کے بجائے دو رکعت پڑھے۔ صبح[2] کی دو اور مغرب کی تین رکعت فرض سفر میں اور گھر پر برابر ہیں۔ اگر قصر[3] نہ کرے اور پوری نماز پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔ سنت[4] اور نفل وغیرہ سفر میں معاف ہیں اور اگر پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔ صبح کی دو سنت اور وتر کو ترک نہ کرے تو بہت بہتر ہے۔ سفر میں[5] اگر مغرب اور عشاء اور ظہر عصر کو کسی وجہ سے جمع کر کے پڑھنا چاہے تو بھی جائز ہے۔ اگر کسی بیماری[6] کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے، تو بیٹھ کر ادا کر لے اور اگر بیٹھ کر بھی، نہ پڑھ سکے تو لیٹے ہوئے اشارے سے پڑھ لے۔ چھوڑے نہیں۔ زیادہ بیمار شخص کو ظہر عصر اور مغرب عشاء کی نماز کو جمع کر لینا جائز ہے۔ اگر سواری[8] اپنے بس کی نہ ہو تو سواری پر ہی نماز پڑھ لے۔

تراویح اور تہجّد کا بیان مطابق حدیث

رمضان[9] المبارک کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] بخاری [2] احمد [3] شرح السنۃ [4] ہ [5] ہ [6] ہ [7] ہ [8] بخاری وغیرہ [9] بخاری۔

نے وتر سمیت تیرہ رکعت سے زیادہ تراویح نہیں پڑھی۔ ہاں اگر کوئی شخص ضروری نہ جان کر زیادہ پڑھے تو بھی جائز ہے۔ ایک صحیح[۲] حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ رکعت تراویح پڑھ کر وتر ادا کیا۔ دو[۳] دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتا جائے اور اگر ایک سلام سے چار چار رکعتیں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

تراویح[۴] میں قرأت اونچی پڑھے۔ تراویح[۵] کو جماعت کے ساتھ پڑھے یا اکیلا، اختیار ہے۔ اگر اکیلا[۶] ہو اور آہستہ قرأت پڑھے تو بھی جائز ہے۔ پچھلی رات کو پڑھنا اول رات پڑھنے سے افضل ہے۔ تہجد کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے۔ بیس رکعت تراویح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ تراویح فرض یا واجب[۷] نہیں۔

جمعہ کی نماز کا بیان اور اس کے مسائل

جمعہ کے دن غسل کر کے کپڑے بدل کر خوشبو مل کر سویرے نماز کے لئے جائے۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگے نہیں اور جہاں کہیں جگہ پائے کم از کم دو رکعت ادا کر کے بیٹھ جائے۔ اور اگر زیادہ پڑھے تو اختیار ہے۔ جب

---

[۱] ترمذی، [۲] فتح الباری [۳] بخاری [۴] موطا امام مالک [۵] مشکوٰۃ، موطا [۶] ابوداؤد [۷] مسلم [۸] بخاری [۹] رمضان المبارک کے اور روزوں کے جملہ احکام صیام محمدی میں دیکھئے۔

امام منبر پر چڑھ کر خطبہ شروع کرے تو متوجہ ہو کر کان لگا کر چپ چاپ بیٹھا ہوا بغور سنتا رہے۔ خطبے کی حالت میں نہ تو کسی سے بات چیت کرے۔ نہ کوئی کام کاج کرے۔ نہ اشارہ کنایہ کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو جمعہ کا ثواب جاتا رہے گا۔ جمعہ[1] کے دن زوال کے وقت بھی نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر کبھی دیر[2] لگ جائے اور خطبہ ہو رہا ہو اس وقت مسجد میں آئے تو بھی دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔

جمعہ کے فرض دو ہیں۔ دونوں رکعتوں میں امام اونچی آواز سے قرآت پڑھے[3]۔ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ الخ اور دوسری میں هَلْ اَتَاكَ الخ پڑھے۔ یا پہلی میں سورہ جمعہ اور دوسری سورہ منافقون پڑھے۔ فرضوں[4] کے بعد اگر چاہے تو دو سنتیں پڑھے، چاہے چار، اور اگر چاہے[5] چھ۔ اگر چھ پڑھنی ہوں تو دو کے بعد سلام پھیر دے۔ پھر چار کو ایک سلام سے ادا کرے۔ جو شخص تین جمعہ[6] سستی سے چھوڑ دے وہ منافق ہے۔ بیمار[7]، مسافر، غلام نابالغ بچے اور عورت پر جمعہ فرض نہیں اگر چاہیں اور پڑھیں تو جائز ہے۔ ورنہ ظہر ادا کرلیں۔ جمعہ ہر شہر[8] اور گاؤں والوں پر فرض ہے۔ گاؤں اور دیہات والے اگر جمعہ چھوڑ دیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ احتیاطی ظہر پڑھنا بدعت ہے۔ جو شخص[9] ایک رکعت امام کے ساتھ جمعہ کی پالے وہ ایک دوسری ادا کرلے

---

[1] ابوداؤد [2] بخاری [3] دارمی [4] مسلم [5] ابوداؤد [6] شافعی [7] ابوداؤد [8] بخاری [9] دارقطنی۔

اس کا جمعہ ہو جائے گا۔ اور اگر ایک بھی نہ پائے تو ظہر کی چار رکعت پڑھے۔ جب خطیب[1] منبر پر چڑھے اور اذان ہو جائے پھر خرید و فروخت لین دین وغیرہ دنیا کے کام کاج حرام ہیں جب تک کہ فرض نماز سے فارغ نہ ہو لے۔ امام[2] منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے سلام کرے اور بیٹھ جائے۔ پھر مؤذن[3] اونچی آواز سے اذان کہے۔ اس سے پہلے مسجد میں اذان کہنی بدعت ہے۔ پہلی اذان[4] کی ضرورت ہو تو مسجد کے باہر کسی بلند جگہ پر ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد[5] امام کھڑا ہو کر خطبہ کہے پھر ذرا سی دیر بیچ میں بیٹھ جائے اور پھر کھڑا ہو کر خطبہ کہے۔ خطبہ کو زیادہ لمبا کرنا ٹھیک نہیں۔ خطبہ کے وقت[6] ہاتھ میں لکڑی وغیرہ لے لینا ثابت ہے۔ خطبہ کا ترجمہ ضرور کرنا چاہیئے[ع]۔ سنت[7] یہ ہے کہ خطبہ میں سورہ قٓ[8] پڑھے یا کچھ اور قرآن پھر لوگوں کو ان کی زبان میں وعظ و نصیحت کرے۔ دوسرے خطبہ میں ایک زینہ اُترنا پھر چڑھنا بدعت ہے۔ کم[9] سے کم دو شخص بھی کہیں ہوں تو وہ جمعہ پڑھ لیں۔

❖

---

[1] بخاری [2] طبرانی [3] ابو داؤد [4] نسائی [5] مسلم [6] ابو داؤد [7] مسلم [8] مسلم [9] ابن ماجہ۔

ع اس مسئلہ کی پوری تحقیق خطبۂ محمدی میں ہے۔

جنازے کی نماز کا طریقہ اور مسائل حدیث کے مطابق

وضو[1] کر کے قبلہ کی طرف کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سینے[2] پر ہاتھ باندھ
لے اور[3] اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ الخ پڑھ کر سورۃ[4] فاتحہ اور کچھ قرآن میں سے پڑھے۔ پھر[5]
اللہ اکبر کہتا ہوا رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ کر التحیات کے بعد والے
دونوں درود[6] پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھے؛

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ
صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ
مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى
الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ط اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ
وَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَ
نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ
الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا
مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

[1] بخاری [2] ابن خزیمہ [3] ابوداود [4] بخاری [5] دارقطنی [6] منتقی [7] ابوداود [8] مسلم۔

یعنی اے خدا ہمارے زندوں کو، مُردوں کو، حاضرین کو اور جو غیر حاضر ہیں اُن کو، ہمارے چھوٹوں کو، بڑوں کو، مَردوں کو عورتوں کو سب کو بخش دے۔ خدایا ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ پروردگارا! اسے بخش، اس پر رحم کر، اُسے عافیت دے، اس سے درگذر فرما، اس کی بہترین مہمانداری کر، اس کی قبر کو کشادہ کر، اس کی خطاؤں کو پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال۔ اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردے جیسے سفید کپڑا دھل کر میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔ اُس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس کے یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا وہاں عطا فرما۔ اُسے جنت میں داخل کر اور قبر کے اور جہنم کے عذاب سے نجات دے"[1] اور بھی بہت سی دعائیں ہیں ان دعاؤں کو پڑھ کر، پھر اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دے۔ اگر میت[2] عورت ہو تو امام کو اُس کے درمیان اور اگر[3] مرد ہو تو اس کے سر کے مقابل کھڑا ہونا چاہیئے۔ جنازے[4] میں امام کو قرأت، درود دعا

ع[1] عقائد پر مدار دین ہے۔ صحیح عقائد کے بیان میں ہماری کتاب عقیدہ محمدی اور عقائد محمدی دیکھئے۔

[1] دارقطنی [2] بخاری [3] ترمذی [4] بخاری۔

سب اونچی آواز سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر آہستہ[1] پڑھے تو بھی جائز ہے نماز ختم ہو جانے کے بعد جنازے کے ارد گرد جمع ہو کر فاتحہ خوانی کرنا بدعت[ع] ہے۔ جنازے[2] کی نماز میں چار تکبیریں کہے۔ پانچ[3] اور چھ[4] اور سات[5] اور آٹھ تکبیریں کبھی بھی آئی ہیں۔ جنازے[6] کی نماز مسجد میں اور قبر پر بھی پڑھ سکتا ہے۔ اگر کسی شخص سے کچھ تکبیریں جنازے کی امام کے ساتھ چھوٹ جائیں تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد انھیں ادا کر لے۔ غائب[7] میت پر بھی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔ جنازے[8] کی نماز کی تین صفیں کر لے تو بہتر ہے۔ جنازے کی نماز میں میت کے لئے خلوص سے دعا مانگنی چاہیئے۔ مشرک[9] بچے، کافر، مرتد، منکرِ قرآن، منکرِ حدیث کے جنازے کی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ نابالغ[10] بچے کے جنازے کی بھی نماز پڑھنی چاہیئے اگرچہ وہ پیدا ہوتے ہی مر گیا ہو۔

عیدین کی نماز کی ترکیب اور مسائل حدیث سے

وضو[11] کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا رفع الیدین کر کے سینے[12] پر ہاتھ باندھ لے اور اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ الخ یا کوئی اور شروع کی دعا پڑھ کر قرأت سے پہلے

---

[1] شافعی [2] بخاری [3] مسلم [4] بیہقی [5] عبدالبر [6] بخاری [ع] موت میت میں جتنی بدعتیں ہوتی ہیں سب کی تردید مع دلائل میری کتاب درود محمدی میں ہے۔ [7] ابوداؤد [8] بخاری [9] ابوداؤد [10] بخاری [11] ابن خزیمہ [12] بخاری۔

ٹھہر ٹھہر کر سات تکبیریں اور کہے ۔ ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کرتا جائے اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کریں پھر امام اونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ سورہ فاتحہ پڑھیں ۔ اس کے بعد امام اونچی آواز سے قرأت پڑھے اور مقتدی خاموشی سے سنیں ۔ بہتر یہی ہے کہ سورۂ ق اور سورۂ قمر پڑھے، یا سَبِّحِ اسْمَ الخ اور ہَلْ اَتَاکَ پڑھے یا عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ اور والشمس پڑھے ۔ پہلی رکعت پوری کر کے جب دوسری کے لئے کھڑا ہو تو قرأت شروع کرنے سے پہلے قیام کی تکبیر کے سوا ذرا ٹھہر ٹھہر کر پانچ تکبیریں اور کہے ۔ ان تکبیروں میں بھی رفع الیدین کرتا جائے اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کرے ۔ پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے ۔ رمضان کی عید میں طاق کھجوریں کھا کر عیدگاہ جائے اور بقرعید میں کچھ کھائے بغیر جائے ۔ آتے جاتے اور عیدگاہ وغیرہ ہر جگہ اونچی آواز سے یہ تکبیر پڑھتا جائے :۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ یا یہ تکبیر پڑھے : اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ؕ

جس راستے سے جائے اسی راستے سے واپس نہ آئے بلکہ راستہ بدل دے ۔

---

۱ ترمذی ۲ بیہقی ۳ مسلم ۴ ترمذی ۵ بزار ۶ ترمذی ۷ بیہقی ۸ بخاری ۹ ترمذی ۱۰ دارقطنی ۱۱ فتح الباری ۱۲ ترمذی ۔

عیدالفطر[1] کی نماز اس وقت پڑھے جب آفتاب دو نیزے پر آجائے اور عیدالاضحیٰ کی نماز کو ایک نیزے پر۔ دیر کر کے پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔ نماز[2] کے بعد امام خطبہ کہے اور مقتدی چپ چاپ سنتے رہیں۔ خطبہ سنے بغیر چلے جائیں تو جائز ہے۔ عیدین[3] میں منبر نہ لے جانا چاہیئے۔ امام کے آگے نماز کے وقت سُترہ ضرور ہونا چاہیئے۔ عیدین[5] کی نماز جنگل میں پڑھنی چاہیئے۔ ہاں بارش وغیرہ کے سبب شہر میں بھی جائز ہے۔ جنگل میں بھی چار دیواری اور پختہ فرش بنانا ٹھیک نہیں۔ اگر کسی[6] شخص سے عید کی جماعت فوت ہو جائے تو وہ الگ ادا کر لے۔ اگر زیادہ ہوں تو دوسری جماعت کر لیں، کسی شرعی عذر کی وجہ سے اگر عیدگاہ نہ جا سکے تو گھر میں ہی دو رکعتیں اسی طریقے پر ادا کر لے۔ عورتیں[8] اور مرد سب عیدگاہ جائیں، یہاں تک کہ حیض والی عورتیں بھی۔ وہ نماز نہ پڑھیں اور مسلمانوں کی تکبیروں اور دعاؤں میں شامل رہیں[ع]۔ عیدگاہ میں ان دو رکعتوں کے سوا پہلے یا پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے۔ ہاں واپس گھر آکر اگر چاہے تو دو رکعت پڑھ لے۔ عیدین[9] میں نہ تو اذان کہے نہ تکبیر[عہ]۔

---

[1] نفیس الجبیر [2] ابوداؤد [3] مسلم [4] بخاری [5] ابوداؤد [6] و [7] بخاری [8] ابن ماجہ [9] مسلم عہ ابوداؤد عہ رمضان کی عید کے مفصل احکام "انعام محمدی" میں اور بقرعید کے مفصل احکام "تحفہ محمدی" میں ہیں۔

سورج اور چاند گہن کی نماز

سورج یا چاند کو جب گہن لگے اس وقت اللہ سے ڈریں۔ صدقہ خیرات کریں۔ ذکر خدا کریں۔ توبہ استغفار کریں اور دعائیں مانگتے رہیں اور مسجد میں دو رکعت نماز جماعت سے ادا کریں۔ امام اونچی آواز سے قرأت پڑھے بڑی سورتوں کی تلاوت کرے پھر رکوع کرے اور دیر تک رکوع میں رہے۔ پھر اٹھ کر قرأت شروع کر دے اور پہلی قرأت سے کچھ کم پڑھے۔ پھر لمبا رکوع کرے جو پہلے سے کچھ کم ہو پھر مثل اور نمازوں کے اس رکعت کو پورا کرے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح دو رکوع کرے۔ نماز[1] سے فارغ ہو کر دعا مانگیں۔ پھر امام لوگوں کو خطبہ سنائے جیسا کہ حدیثوں میں ہے۔ ہر[2] رکعت میں تین تین اور چار چار اور پانچ[3] پانچ رکوع کرنا بھی حدیثوں میں آیا ہے۔

بارش طلب کرنے کی نماز

قحط[4] سالی کے موقع پر پھٹے پرانے کپڑے پہن کر نہایت عاجزی اور

---

[1] بخاری [2] مسلم [3] د [4] ابو داؤد [5] اس مسئلہ کی پوری تفصیل مع دلائل ہماری کتاب جماعت محمدی میں ہے۔

فروتنی کے ساتھ سورج نکلتے ہی میدان عیدگاہ جائیں۔ امام منبر پر خطبہ پڑھے۔ پھر با جماعت اونچی قرأت سے دو رکعت ادا کرکے وہی دعائیں مانگیں جو حدیثوں میں ہیں۔ فقط واللہ اعلم

استسقا کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ[1] اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ[2] اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا کَثِیْفًا قَصِیْفًا دَلُوْقًا ضَحُوْکًا تُمْطِرُنَا مِنْہُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سَجْلًا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

الراقم العاجز

محمد بن ابراہیم میمن جوناگڈھی

قیمت

کتبہٗ عبدالحمید شانی مائرکپوری ثم باروی

Printed at CITY PRINTS 2446, Ballimaran, Delhi

[1] بخاری [2] ابوداود [3] بخاری و مسلم۔

SALAT-E-MOHAMMADI

PRINTED AND PUBLISHED BY :
MAKTABA MAULANA SANAULLAH
AMRITSARI ACADEMY.
4433, NAI SARAK, DELHI-6
PHONE : (011) 2525970 Rs. 5/-